يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ.

رواه البزارورجاله موثقون والحديث حسن ان شاء الله، مجمع الزوائد ١/٥٤٢

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿248﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ. اَوْ فَيُسْبِغُ. الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ . رواه مسلم، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم:٥٥٣، وفي رواية لمسلم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (الحديث)، باب الذكر المستحب عقب الوضوء،رقم:٥٥٤، وفي رواية لا بن ماجه عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ......، باب مايقال بعد الوضوء، رقم: ٤٦٩، وفي رواية لابي داؤد عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ باب ما يقول الرجل إذا توضأ، رقم: ١٧٠: وفي رواية للترمذي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .

(الحديث) باب في ما يقال بعد الوضوء ،رقم:٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص (مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عُقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا پڑھنا مذکور ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عُقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات

کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. **ترجمہ**: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

﴿249﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (وهو جزء من الحديث) رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگادی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿250﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّاَ اثْنَتَيْنِ فَلَهٗ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ. رواه احمد ٢/٩٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو میں ایک ایک مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ فرض کے درجے میں ہے اور جو شخص وضو میں دو دو مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور جو شخص وضو میں تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ (مسند احمد)

﴿251﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ، فَاِذَا

غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ.

رواه النسائی، باب مسح الاذنین مع الراس......،رقم:۱۰۳

وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،وَفِيْهِ مَكَانَ (ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

رواه مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسة،رقم:۱۹۳۰

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔ (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو (تمام فکروں سے) خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: پہلی روایت کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضوء سے تمام جسم کے

گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے تمام باطنی گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔
(کشف المغطاء)

﴿252﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلٰی وُضُوْئِهٖ یُرِیْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ هُوَلَهٗ وَمِنْ کُلِّ خَطِیْئَةٍ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ، قَالَ: فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ رَفَعَ اللہُ بِهَا دَرَجَتَهٗ وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا. رواہ احمد ٥/٢٦٣

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلیوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے کان اور آنکھ کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ پھر جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اگر بیٹھا رہتا ہے (نماز میں مشغول نہیں ہوتا) تو بھی گناہوں سے پاک صاف ہوکر بیٹھا رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿253﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰی طُهْرٍ کُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. رواہ ابو داؤد، باب الرجل یجدد الوضوء......، رقم: ٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کرتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو

سے کوئی عبادت کرلی ہو۔ (بذل المجہود)

﴿254﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رواه مسلم، باب السواك،رقم:٥٨٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم)

﴿255﴾ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ. رواه الترمذی وقال: حدیث ابی ایوب حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیه، رقم:١٠٨٠

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیا کا ہونا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ. رواه مسلم، باب خصال الفطرة،رقم:٦٠٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: موچھیں کاٹنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو (اور اسی طرح جسم میں جہاں جہاں میل جمتا ہے مثلاً کان اور ناک کے سوراخ اور بغلوں وغیرہ کا) اہتمام سے دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی حضرت مصعبؒ فرماتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا۔ میرا گمان ہے کہ دسویں چیز کلی کرنا ہے۔ (مسلم)

﴿257﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. رواه النسائی، باب الترغیب فی السواك،رقم:٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی)

﴿258﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَاجَاءَ نِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ، لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ. رواه احمد ٥/٢٦٣

حضرت ابو اُمامہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل ؑ میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

﴿259﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَھَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَضَّاَ. رواه ابوداؤد، باب السواك لمن قام بالليل، رقم:٥٧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دن یا رات میں جب بھی سوکر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَہٗ فَیَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِہٖ فَیَدْنُوْ مِنْہُ. اَوْ کَلِمَةً نَحْوَھَا. حَتّٰی یَضَعَ فَاہُ عَلٰی فِیْہِ، فَمَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا صَارَ فِیْ جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَھِّرُوْا اَفْوَاھَکُمْ لِلْقُرْآنِ. رواه البزار ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٢٦٥

حضرت علی ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آجاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿261﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَکْعَتَانِ بِسِوَاكٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِغَیْرِ سِوَاكٍ. رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ٢/٢٦٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کیے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔

﴿262﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ، يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك،رقم:٥٩٣

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم)

﴿263﴾ عَنْ شُرَيْحٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك،رقم:٥٩٠

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے ؟انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

﴿264﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ حَتَّى يَسْتَاكَ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد٢/٢٦٦

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے کسی نماز کیلئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مسواک نہ فرما لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿265﴾ عَنْ أَبِي خَيْرَةَ الصُّبَاحِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَزَوَّدَنَا الْأَرَاكَ نَسْتَاكُ بِهِ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ عِنْدَنَا الْجَرِيْدُ، وَلٰكِنَّا نَقْبَلُ كَرَامَتَكَ وَعَطِيَّتَكَ. (الحديث) رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن، مجمع الزوائد٢/٢٦٨

حضرت ابو خیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں پیلو کے درخت کی لکڑیاں مسواک کرنے کے لئے توشہ میں دیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس (مسواک کیلئے) کھجور کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں لیکن ہم آپ ﷺ کے اس اکرام اور عطیہ کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

مسجد کے فضائل واعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ قف فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ﴾

[التوبۃ:١٨]

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور زکوۃ دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ لا یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○ رِجَالٌ لا لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ لا یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ﴾ [النور:٣٦،٣٧]

(اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں کا حال بیان فرمایا کہ) وہ ایسے گھروں میں جا کر

عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان گھروں میں ایسے لوگ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت، وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں اُلٹ جائیں گی۔ (نور)

فائدہ : ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اور ان کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔ (بیان القرآن)

احادیثِ نبویہ

﴿266﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

رواه مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاه......،رقم:١٥٢٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (مسلم)

﴿267﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ تُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِیْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ.

رواه الطبرانی فی الكبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد٢/١١٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کیلئے ایسے چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿268﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللهِ، بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٤/٤٨٦

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿269﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ.

رواه البخاري، باب فضل من غدا الى المسجد......، رقم: ٦٦٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رواه الطبراني في الكبير، وفيه: القاسم ابو عبد الرحمن ثقة وفيه اختلاف، مجمع الزوائد ٢/١٤٧

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ: اَقَطْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ٤٦٦

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ”میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی نہ

ختم ہونے والی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے" جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے (یہ شخص) پورے دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿272﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ. رواه الطبراني في الاوسط وفيه: ابن لهيعة وفيه كلام، مجمع الزوائد ٢/١٣٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: الْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ، وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ، وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ. رواه الطبراني في الكبير والاوسط والبزار وقال: اسناده حسن، قلت: ورجال البزار كلهم رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/١٣٤

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا، اس پر رحمت کروں گا، پُل صراط کا راستہ آسان کر دوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿274﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ، کَذِئْبِ الْغَنَمِ، یَاْخُذُ الشَّاۃَ الْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ، فَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ وَالْمَسْجِدِ. رواه احمد ٥/٢٣٢

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح کہ وہ ہر ایسی بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو، الگ تھلگ ہو، اس لئے گھاٹیوں میں علیحدہ ٹھہرنے سے بچو۔ اجتماعیت کو، عام لوگوں میں رہنے کو اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد)

﴿275﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة التوبة، رقم:٣٠٩٣

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آنے والا دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ **ترجمہ**: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿276﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ. رواه ابن ماجه، باب لزوم المساجد وانتظار الصلوة، رقم: ٨٠٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مساجد کو اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی گم شدہ کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: مساجد کو ٹھکانا بنالینے سے مراد مساجد سے خصوصی تعلق اور مساجد میں کثرت سے آنا ہے۔

﴿277﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ اَمْرٌ اَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَا كَانَ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ. رواه ابن خزيمة ١٨٦/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مساجد کو ٹھکانا بنایا ہوا تھا یعنی مساجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر دوبارہ مساجد کو اسی طرح ٹھکانا بنالیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کھوئے ہوئے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن خزیمہ)

﴿278﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، اِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ، وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ، وَاِنْ كَانُوا فِیْ حَاجَةٍ

اَعَانُوهُمْ وَقَالَ ﷺ: جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَخٌ مُسْتَفَادٌ، اَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْرَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ. رواه احمد ٢/٤١٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿279﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ. رواه ابو داؤد، باب اتخاذ المساجد في الدور، رقم ٤٥٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلّوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اس بات کا بھی حکم فرمایا: مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور ان میں خوشبو بسائی جائے۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤْذَنِ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيِّتٌ فَآذِنُونِي، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لِمَا كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/١١٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)



عِلم و ذکر

عِلم

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے کی غرض سے اللہ والا علم حاصل کرنا یعنی اس بات کی تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة ۱۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس طرح (ہم نے کعبہ کو قبلہ مقرر کر کے تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا اسی طرح) ہم نے تم لوگوں میں ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو تم ہی میں سے ہیں وہ تم کو ہماری

آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، تم کو نفس کی گندگی سے پاک کرتے ہیں، تم کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتے ہیں، اور اس قرآنِ کریم کی مراد اور اپنی سنت اور طریقہ کی (بھی) تعلیم دیتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴾ [النساء:١١٣]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا﴾ [طٰهٰ: ١١٤]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ج وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [النمل:١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور اس پر ان دونوں نبیوں نے کہا کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ج وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ [العنكبوت:٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، (لیکن) انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ [فاطر:٢٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الزمر:٩]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں؟ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ [المجادلة:١١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کردو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے۔ اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اسی طرح دوسرے احکامات کو، ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (علم دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ (مجادلہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور سچ میں جھوٹ کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو (یعنی شرعی احکام کو) نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرة: ٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا (غضب ہے کہ) تم، لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر بھی نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (جس کا تقاضا یہ تھا کہ تم علم پر عمل کرتے) تو

پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْهٰکُمْ عَنْهُ﴾ [هود: ۸۸]

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: (اور میں جس طرح ان باتوں کی تم کو تعلیم کرتا ہوں، خود بھی تو اس پر عمل کرتا ہوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں خود اسے کروں۔ (ہود)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا، فَکَانَ مِنْهَا نَقِیَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ، وَکَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ، اَمْسَکَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی، اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَ نَفَعَهُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَ مَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ.

رواہ البخاری، باب فضل من علم و علّم، رقم: ۷۹

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر خوب برسے۔ (اور جس زمین پر بارش برسی وہ تین طرح کی تھی) (۱) اس کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کرلیا، پھر خوب گھاس اور سبزہ اگایا۔ (۲) زمین کا ایک (دوسرا) ٹکڑا سخت تھا (جس نے پانی کو جذب تو نہیں کیا لیکن) اس کے اوپر پانی جمع ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا۔ انہوں نے خود بھی پیا، جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتوں کو بھی سیراب کیا۔ (۳) وہ بارش زمین کے ایسے ٹکڑوں پر بھی برسی جو چٹیل میدان ہی تھے جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی گھاس اُگائی۔

(اسی طرح لوگ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی مثال) اُس شخص کی ہے جس نے دین

میں سمجھ حاصل کی اور جس ہدایت کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے اس ہدایت سے نفع پہنچایا، اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا، (دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا)، (تیسری مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ (بخاری)

﴿ 2 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی تعلیم القرآن، رقم: ۲۹۰۷

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی)

﴿ 3 ﴾ عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهٗ وَعَمِلَ بِهٖ اُلْبِسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهٗ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَیُکْسٰی وَالِدَیْهِ حُلَّتَانِ لَا یَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْیَا، فَیَقُوْلَانِ بِمَا کُسِیْنَا ھٰذَا؟ فَیُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِکُمَا الْقُرْآنَ۔

رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ۵٦٨/١

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے، اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جو نور کا بنا ہوا ہوگا اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے؟ ارشاد ہوگا: تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے بدلے میں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ 4 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ، وَعَمِلَ بِمَا فِیْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، ضَوْئُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا،

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

رواه ابوداؤد، باب في ثواب قراءة القرآن، رقم: ۱٤٥۳

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن شریف پر عمل کرنے والا ہو یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿ 5 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ، لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ يَجِدَ مَعَ مَنْ وَجَدَ، وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهِلَ، وَفِيْ جَوْفِهِ كَلَامُ اللهِ.

رواه الحاكم وقال: صحيح الاسناد، الترغيب ۳۵۲/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اُس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلانہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جبکہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لئے ہوئے ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿ 6 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى ابْنِ آدَمَ.

رواه الحافظ ابوبكر الخطيب في تاريخه باسناد حسن، الترغيب ۱۰۳/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اتر جائے وہی علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو یعنی عمل اور اخلاص سے خالی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم

ہونے کی) دلیل ہے یعنی یہ علم الزام دیگا کہ جاننے کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا۔ (ترغیب)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ، فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌلَهُ، مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌلَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَاَرْبَعٌ خَيْرٌلَهُ مِنْ اَرْبَعٍ، وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ؟

رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن......رقم: ۱۸۷۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم لوگ صُفّہ میں بیٹھے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بازار بُطحان یا عَقِیق میں جائے اور دو عمدہ اونٹنیاں بغیر کسی گناہ (مثلاً چوری وغیرہ) اور بغیر قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا صبح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے، تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے اور چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں اور اونٹوں کی تعداد سے افضل ہے مثلاً ایک آیت ایک اونٹنی اور ایک اونٹ دونوں سے افضل ہے۔

﴿ 8 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ.

(الحديث) رواه البخاری، باب من يرد الله به خيرا ۔ رقم: ۷۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جبکہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم علم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس علم کی سمجھ، اس میں غور وفکر اور اُس کے مطابق عمل کی توفیق دینے والے ہیں ۔ (مرقاۃ)

﴿ 9 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔ رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ اللهم علمه الكتاب، رقم: ٧٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: یا اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما دیجئے ۔ (بخاری)

﴿ 10 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَ يَظْهَرَ الزِّنَا۔

رواه البخاري، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم: ٨٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت آجائے گی، شراب (کھلّم کھلاّ) پی جائے گی۔اور زِنا پھیل جائے گا۔ (بخاری)

﴿ 11 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظَافِيْرِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ يَعْنِيْ عُمَرَ قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ.

رواه البخاري، باب اللبن، رقم: ٧٠٠٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک سے سیرابی کے (آثار) نکلتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ ارشاد فرمایا: علم ۔ یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے علوم میں سے بھرپور حصہ ملے گا۔ (بخاری)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَشْبَعَ

الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ، حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ .

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة،رقم: ٢٦٨٦

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھلائی (یعنی علم) سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ وہ علم کی باتوں کو سن کر سیکھتا رہتا ہے۔ (یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے) اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَبَا ذَرٍّ! لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهٖ اَوْ لَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةٍ.

رواه ابن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن وعلّمه، رقم: ٢١٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! اگر تم صبح جاکر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لو خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو (مثلاً تیمّم کے مسائل) تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 14 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا، لَمْ يَاْتِهٖ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ.

رواه ابن ماجه، باب فضل العلماء......رقم: ٢٢٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں صرف کسی خیر کی بات کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (ثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے ساز وسامان کو دیکھ رہا ہو (اور ظاہر ہے کہ دوسرے کی چیزوں کو دیکھنے سے اپنا کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: حدیث شریف میں مذکورہ فضیلت تمام مساجد کے لئے ہے کیونکہ مساجد، مسجدِ

نبوی کی تابع ہیں۔ (انجاح الحاجۃ)

﴿ 15 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: خَیْرُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلاَ قًا اِذَا فَقِهُوْا. رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ۱/۲۹۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب کہ ساتھ ساتھ ان میں دین کی سمجھ بھی ہو۔ (ابن حبان)

﴿ 16 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَخِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلاَمِ اِذَا فَقِهُوا.

(الحدیث) رواہ احمد ۲/۵۳۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ کانوں کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ اسلام لانے سے پہلے بہتر رہے وہ لوگ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں جب کہ ان میں دین کی سمجھ ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں انسانوں کو کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح مختلف کانوں میں مختلف معدنیات ہوتی ہیں بعض زیادہ قیمتی جیسے سونا چاندی، بعض کم قیمتی جیسے چونا اور کوئلہ اسی طرح مختلف انسانوں میں مختلف عادات وصفات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض اونچے درجہ کے ہوتے ہیں اور بعض کم درجہ کے ہوتے ہیں۔ پھر جس طرح سونا چاندی جب تک کان میں پڑا رہتا ہے اس کی قیمت وہ نہیں ہوتی جو کان سے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اسی طرح جب تک آدمی کفر کی ظلمت میں چھپا رہتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی سخاوت ہو، کتنی ہی شجاعت ہو اس کی وہ قیمت نہیں ہوتی جو اسلام لانے کے بعد دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لینے سے ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لاَ یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یَتَعَلَّمَ خَیْرًا، اَوْ یُعَلِّمَهُ، کَانَ لَهُ کَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون کلھم، مجمع الزوائد ۱/۳۲۹

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے ہی کے لئے مسجد جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 18 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا. (الحدیث) رواہ احمد ۱/۲۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور سختی کا برتاؤ نہ کرو۔ (مسند احمد)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّبِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا وَقَالَ: يَاأَهْلَ السُّوْقِ مَا اَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَسَّمُ، وَاَنْتُمْ هٰهُنَا، اَلاَ تَذْهَبُوْنَ فَتَاْخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوا: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوْا سِرَاعًا، وَوَقَفَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتّٰى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَقَدْ اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرَفِيْهِ شَيْئًا يُقَسَّمُ! فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَمَارَاَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلٰى اِرَاَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّوْنَ، وَقَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَيْحَكُمْ فَذَاكَ مِيْرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱/۳۳۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرتے ہوئے ٹھہر گئے اور فرمایا: بازار والو! تمہیں کس چیز نے عاجز بنا دیا ہے؟ لوگوں نے پوچھا: ابوہریرہ کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہاں بیٹھے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ کیا تم جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے؟ لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں۔ لوگ دوڑے ہوئے مسجد میں گئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے واپس آنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہوئی کہ تم واپس آگئے؟ انہوں نے عرض کیا: ابوہریرہ ہم مسجد گئے، جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں

دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال وحرام کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، یہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ، وَاَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

رواه البزار و الطبراني في الكبير ورجالهٗ موثقون، مجمع الزوائد ١/٣٢٧

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا، وَ اَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَلَى النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللهِ تَعَالٰى فَآوَاهُ اللهُ اِلَيْهِ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ.

رواه البخاري، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس......، رقم: ٦٦

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے، دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب کو حلقہ میں خالی جگہ نظر آئی وہ اس جگہ بیٹھ گئے، دوسرے صاحب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور تیسرا آدمی (جیسا کے اوپر گذرا) پشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ حلقہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جگہ بنائی یعنی حلقہ میں بیٹھ گیا تو اللہ

تعالیٰ نے اسے (اپنی رحمت میں) جگہ دے دی۔ دوسرے نے (حلقہ کے اندر بیٹھنے میں) شرم محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے ساتھ حیا کا معاملہ فرمایا یعنی اپنی رحمت سے محروم نہ فرمایا اور تیسرے نے بے رُخی کی، اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے رُخی کا معاملہ فرمایا۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ، فَاِذَا جَاؤُوْکُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ: فَکَانَ اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا رَآنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی الاستیصاء......، رقم: ٢٦٥١

حضرت ابو ہارون عبدیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا: تمہارے پاس لوگ مشرق کی جانب سے دین کا علم سیکھنے آئیں گے۔ لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو ہارون عبدیؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید ان لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (ترمذی)

﴿ 23 ﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَاَدْرَکَهُ کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ کِفْلَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ، وَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ یُدْرِکْهُ کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ کِفْلًا مِنَ الْاَجْرِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ١/ ٣٣٠

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو اجر لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اُس کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ مُتَّکِئٌ عَلٰی بُرْدٍ لَهُ اَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغُوْا السَّمَاءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا یَطْلُبُ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١/ ٣٤٣

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی سرخ دھاریوں والی چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو! طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اس کثرت سے آکر اوپر تلے جمع ہوتے رہتے ہیں کہ آسمان تک پہونچ جاتے ہیں اور وہ اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جس کو یہ طالب علم حاصل کررہا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ لِفَصْلِ عِبَادِهٖ: إِنِّيْ لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ إِلَّا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكُمْ وَلَا أُبَالِيْ.

رواه الطبراني في الكبير ورواتهٔ ثقات، الترغيب ١/١٠١

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کے لئے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنے علم اور حلم یعنی نرمی اور برداشت سے تمہیں اسی لئے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تم سے درگزر کروں اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گنہگار ہو تمہیں بخشا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَ إِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَ الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رواه ابو داؤد، باب في فضل العلم، رقم: ٣٦٤١

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی

وجہ سے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں یعنی علم حاصل کرنا اُس کے لئے جنت میں داخلہ کا ایک سبب بن جاتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ عالم کے لئے آسمان وزمین کی ساری مخلوقات اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے۔ بلاشبہ علماء انبیاء علیہم السّلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السّلام دینار اور درہم (مال ودولت) کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس شخص نے علم دین حاصل کیا اس نے (اس میراث میں سے) بھرپور حصہ لیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: وَ مَوْتُ الْعَالِمِ مُصِیْبَۃٌ لَا تُجْبَرُ وَ ثُلْمَۃٌ لَا تُسَدُّ وَ ھُوَ نَجْمٌ طُمِسَ، مَوْتُ قَبِیْلَۃٍ اَیْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. (وهو بعض الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٦٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہوسکتا اور عالم ایسا ستارہ ہے جو (موت کی وجہ سے) بے نور ہوگیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درجہ کی ہے۔ (بیہقی)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ کَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ یُھْتَدٰی بِھَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ، فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَکَ اَنْ تَضِلَّ الْھُدَاۃُ. رواه احمد ٣/١٥٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستارے بے نور ہوجاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں۔ (مسند احمد)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ علماء کے نہ ہونے سے لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

﴿ 29 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ.

رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم: ٢٦٨١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عالمِ دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں کو دھوکہ دینا آسان ہے، پورے دین کی سمجھ رکھنے والے ایک عالم کو دھوکہ دینا مشکل ہے۔

﴿ 30 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَا ئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَ حَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ رواه الترمذی

وقال: هذا حدیث حسن غریب صحیح، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم: ٢٦٨٥

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب منه حدیث ان الدنیا ملعونة، رقم: ٢٣٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔　(ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَةَ فَتَھْلِكَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَھْلَهٗ

رواہ الطبرانی فی الثلاثة والبزاورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ١/٣٢٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔　(طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاہُ اللہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاہُ اللہُ حِکْمَةً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔　رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقہ، رقم: ١٤٠٩

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔　(بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَرَسُوْلِ اللہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللہِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَہٗ، یَسْئَلُہٗ، وَیُصَدِّقُہٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ،

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهٗ يَرَاكَ: قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام......رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿35﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَجُلًا۔ رواه الدارمی ۱/۱۰۹

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُ هُمَا بِهَا. رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٥٥

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يٰأَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ. (الحديث) رواه احمد ٥/٢٦٦

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ (مسند احمد)

﴿ 38 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم النّاس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿39﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاَ ثًا حَتّٰى تُفْهَمَ. (الحديث)، رواه البخاري، باب من اعاد الحديث......رقم: ٩٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا. رواه البخاري، باب كيف يقبض العلم؟رقم: ١٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل ودماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ

جَعْظَرِيّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/٢٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذي و قال: هذاحديث ليس اسناده بمتصل وهو عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٣

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ. رواه ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ”علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو“ اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ رواہ ابوداؤد، باب کراھیة منع العلم، رقم: ۳٦۵۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ بِهٖ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا یُنْفِقُ مِنْهُ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وفی اسنادہ ابن لهیعة، الترغیب ۱/۱۲۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اس شخص کی مثال جوعلم سیکھتا ہے پھرلوگوں کونہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جوخزانہ جمع کرتا ہے پھراس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی،ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔ (وهو قطعة من الحدیث) رواہ مسلم، باب فی الادعیة، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا" ترجمه: یااللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جونفع نہ دے اور ایسے دل سے جونہ ڈرے اور ایسے نفس سے جوسیر نہ ہواور ایسی دعا سے جوقبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِیْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب فی القیامة، رقم: ۲٤۱۷

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے اِن چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَوَيَنْسٰی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَ يَحْرِقُ نَفْسَهٗ. رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن ان شاء الله تعالیٰ، الترغیب ۱/۱۲۶

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلادے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَمَنْ لَّمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ ضَرَّهٗ جَهْلُهٗ، اِقْرَاِالْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَّمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَءُهٗ. رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه شهر بن حوشب وهو ضعیف وقد وثق، مجمع الزوائد ۱/۴۴۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہوگے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ اَوَّاهًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَنَّ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُرَدَّ الْكُفْرُ اِلٰى مَوَاطِنِهٖ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُوْنَ فِيْهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُوْنَهٗ وَيَقْرَؤُنَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌمِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِاَصْحَابِهٖ) فَهَلْ فِي اُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ اُولٰئِكَ؟ قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ۔

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الْخَثْعَمِيَّةَ التابعية لم أرمن وثقها ولاجرحها، مجمع الزوائد۔ ۱۹۱/۱ طبع مؤسسة المعارف، بیروت و هند مقبولة۔ تقريب التهذيب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرّمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؐ نے پہنچا دیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب اُبھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کروگے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہوسکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ وَيَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کررہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ ؐ کا چہرۂ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ ؐ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهٖ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱ / ۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن باب ماجاء فی الذی یفسر القران برایه رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیه

قَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَإِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ إِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰىٓ اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ﴾ [المائدة:۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾

[الاعراف:۲۰٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ

بِرَاْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ رواہ ابو داؤد، باب الکلام فی کتاب اللّٰہ بلاعلم، رقم: ۳٦٥٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۔ [الکہف: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتادوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ۔﴾ [الزمر ۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَیَّ، قُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ، فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی

هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِكْ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

رواه البخاری، باب فكيف إذا جئنا من كلّ امة بشهيد......الآية،رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" **ترجمہ:** اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا قَضَى اللهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۔

رواه البخاری، باب قول الله تعالیٰ و لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیبت ورعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: اِلْتَقٰى عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَايُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو۔ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ

قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ فِي النَّارِ.

رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١/٢٨٢

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ فرماتے ہیں کہ مَرْوہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)



ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس: ۵۸،۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل ومہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴾ [النحل:۱۰۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[بنی اسرائیل:۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرما رہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ ﴾ [العنکبوت:۴۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴾ [فاطر:۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر وثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ [الواقعة:٧٥-٧٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ [الحشر:٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور وسمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیث نبویہ

﴿58﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ، وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ.

رواه الترمذی وقال :هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ٢٩٢٦

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔ (ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ

اِلَى اللهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِيْ الْقُرْآنَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٥٥

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ.

رواه ابن حبّان واسناده جيد) ١/٣٣١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرادیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ”قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ لَهُ.

رواه احمد والطبراني في الكبير ورجال الطبراني رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣/٤١٩

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن......رقم:١٨٩٧

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (لِاَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن،......رقم:١٨٩٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُالْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ، لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَایَقْرَأُالْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ، لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَ طَعْمُھَا مُرٌّ۔ رواہ مسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن،......رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ: اِندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَاَحَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ، وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ۔

رواہ الترمذی، و قال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا،......رقم ۲۹۱۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاقْرَءُ وْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ

رِیْحُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ.

رواه الترمذي و قال :هذا حديث حسن، باب ماجاء في سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ٢٨٧٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سوجاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِیْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليسال اللّٰه به، رقم: ٢٩١٧

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَاُ فِیْ مِرْبَدِهٖ، اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ، فَقَرَاَ، ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰی، فَقَرَاَ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا، قَالَ اُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰی، فَقُمْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَاْسِیْ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

اللہِ بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَاُ فِیْ مِرْبَدِی، اِذْ جَالَتْ فَرَسِی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَیْرٍ! قَالَ: فَقَرَاْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَیْرٍ! قَالَ: فَقَرَاْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَیْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَکَانَ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْھَا، خَشِیْتُ اَنْ تَطَاَہٗ، فَرَاَیْتُ مِثْلَ الظُّلَّۃِ، فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: تِلْکَ الْمَلَائِکَۃُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَکَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ.

رواہ مسلم، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہوگیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحییٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

﴿70﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ، وَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْیِ، وَقَارِیٌٔ یَقْرَاُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ عَلَیْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّہٗ کَانَ قَارِیٌٔ لَنَا یَقْرَاُ عَلَیْنَا فَکُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا، ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ. قَالَ: فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَرَفَ مِنْھُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ، وَذَالِکَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ٣٦٦٦

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہوگئے۔ آپؐ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کررہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔ (بذل المجہود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَاِذَا قَرَاْتُمُوْہُ فَابْکُوا، فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا، وَتَغَنَّوا بِہٖ فَمَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا۔ رواہ ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن،......رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَااَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ۔

رواہ مسلم، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: زَیِّنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ رواہ الحاکم ۱/۵۷۵

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآنِ کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ.

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذى يتتعتع فيه، رقم ١٨٦٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان مُعزّز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہوسکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اِقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذى و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذى ليس فى جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ٢٩١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائدہ: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کرکے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجاح الحاجۃ)

﴿80﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَھْلُ الْقُرْآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ.

رواہ الحاکم، وقال الذھبی: روی من ثلاثۃ اوجہ عن انس ھذا اجودھا ۱/۵۵۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ان الذی لیس فی جوفہ شئی......رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق وآبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق وآبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ.

رواه النسائی فی عمل الیوم واللیة، رقم:٩٤٨ قال المحقق:هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔

(عمل الیوم واللیلۃ)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلٰى ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَ اِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسیر لابن کثیر عن المختارة للحافظ الضیاء المقدسی ٧٥/٣

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ وَ فِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الحاكم وقال صحیح الاسناد، الترغیب ٣٧٠/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبر دار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابوہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

إِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ، وَ فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی سورة البقرة و آية الكرسی، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح ، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہوجائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ: دو آیتوں کے کافی ہوجانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہوجائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

کے رُفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَهِيَ اَفْضَلُ۔

رواه الترمذي، باب ماجاء في كراهية النوم قبل الوتر، رقم: ٤٥٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اُٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وِتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصّے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔ رواه الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٠٧

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ۔ رواه احمد ٤/١٠٧

﴿103﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِی السَّمَاءِ: آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رواه البخاری، باب فضل التامین، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

رواه مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة فی بیته......، رقم: ۱۸۲٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَءُوْا الزَّهْرَاوَیْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِیَةُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔ رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷٤

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجّال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ، وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ۔ رواہ الترمذی، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الٓمّٓ سَجْدَہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَۃٍ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ غُفِرَ لَہٗ۔ رواہ ابن حبان (ورجالہ ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یٰسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْوَاقِعَۃَ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۴۹۱/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ سُوْرَۃً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ سُوْرَۃُ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ۔

(رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۱

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مستدرک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ".

رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة "إذالشمس كورت"۔ رقم:٣٣٣٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يَآ يُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا مؤثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبُعُ الْقُرآنِ، قَالَ: اَلَیْسَ مَعَكَ قُلْ یٰٓاَ یُّهَا الْكٰفِرُوْنَ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبُعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: اَلَیْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبُعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کرسکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ یٰٓاَ یُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کر لو شادی کر لو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوذی)

﴿119﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَجَبَتْ، فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَی الرَّجُلِ فَاُبَشِّرُهُ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ یَفُوْتَنِی الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَی الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواه امام مالك فی الموطأ مالك ماجاء فی قراءة قُل هو اللّٰه احد، ص ١٩٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

رواه ابوداؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم:٥٠٥٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ،اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس، پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا اصبح رقم: ٥٠٨٢

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح وشام قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دوسورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دوسورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دوسورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دوسورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحفة اور اَبواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دومشہور مقام تھے۔ (بذل المجہود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ، تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ۔ (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ١٨٧٦

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَۃَ فَتَھْلِكَ وَالْخَامِسَۃُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَھْلَہٗ

رواہ الطبرانی فی الثلاثۃ والبزارورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۸

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاہُ اللہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاہُ اللہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقہ، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَرَسُوْلِ اللہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللہِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَہٗ، یَسْئَلُہٗ، وَیُصَدِّقُہٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَهْلَهٗ

رواہ الطبرانی فی الثلاثة والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۸

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقه، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ، وَوَضَعَ كَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهٗ، یَسْئَلُهٗ، وَیُصَدِّقُهٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ،

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهٗ يَرَاكَ،: قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام......:رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 35 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلَى اَدْنَاكُمْ رَجُلًا۔ رواه الدارمي ١/١٠٩

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُ هُمَا بِهَا۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٥٥

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَاَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحديث) رواه احمد ٥/٢٦٦

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ (مسند احمد)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ، يَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ۔ رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم النّاس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاَ ثًا حَتّٰى تُفْهَمَ۔ (الحديث)، رواه البخاری، باب من اعاد الحديث......رقم: ٩٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔ رواه البخاری، باب كيف يقبض العلم؟رقم: ١٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل ودماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ

جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/٢٧٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذي و قال: هذاحديث ليس اسناده بمتصل وهو عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٣

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ. رواه ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو'' اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ رواه ابوداؤد، باب کراهية منع العلم، رقم: ٣٦٥٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ بِهٖ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَکْنِزُ الْکَنْزَ ثُمَّ لَا یُنْفِقُ مِنْهُ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط وفی اسناده ابن لهيعة، الترغيب ١٢٢/١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔ (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعية، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا" ترجمہ: یااللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَ فِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسٰى نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَ يَحْرِقُ نَفْسَهٗ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن ان شاء اللّٰہ تعالیٰ، الترغیب ۱/۱۲۶

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ ضَرَّهٗ جَهْلُهٗ، اِقْرَاِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهٗ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و فیہ شہر بن حوشب وھو ضعیف وقد وثق، مجمع الزوائد ۱/۴۴۰

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہوگے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ اَوَّاهًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَنَّ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُرَدَّ الْكُفْرُ اِلٰى مَوَاطِنِهٖ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُوْنَ فِيْهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُوْنَهٗ وَيَقْرَؤُوْنَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِاَصْحَابِهٖ) فَهَلْ فِي أُوْلٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ اُوْلٰئِكَ؟ قَالَ اُوْلٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُوْلٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ۔

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الْخَثعَمِيَّةَ التابعية لم أرمن وثقها ولاجرحها، مجمع الزوائد۔ ۱۹۱/۱ طبع مؤسسة المعارف، بيروت و هند مقبولة۔ تقريب التهذيب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکّرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؐ نے پہنچا دیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب اُبھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ وَيَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ ؐ کا چہرۂ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ ؐ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهٖ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/ ۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن باب ماجاء فی الذی یفسر القران برایه رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللہِ

قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدة:٨٣]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

[الاعراف:٢٠٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ

بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔　رواہ ابو داؤد، باب الكلام في كتاب الله بلاعلم، رقم: ٣٦٥٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [الكهف: ٧٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتادوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر: ١٧، ١٨]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [الزمر ٢٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیثِ نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَاْ عَلَيَّ، قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى

هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِكْ ، فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

رواه البخاري، باب فكيف إذا جئنا من كلّ امة بشهيد......الآية،رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا " فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا" **ترجمہ:** اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۔

رواه البخاري، باب قول الله تعالىٰ و لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیبت ورعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اِلْتَقٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: مَايُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو۔ زَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ

قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ فِي النَّارِ۔

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲۸۲/۱

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ فرماتے ہیں کہ مَرْوَہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)



ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ لا وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذَالِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس: ۵۸،۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل:۱۰۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[بنی اسرائیل:۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرمارہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ [العنکبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴾ [فاطر:۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجروثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ [الواقعه:۷۵-۷۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ [الحشر:۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور وسمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیثِ نبویہ

﴿58﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِیْ، وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ

اِلَى اللهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِيْ الْقُرْآنَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٥٥

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ۔

رواه ابن حبّان واسناده جيد) ١/٣٣١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ''قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ لَهُ۔

رواه احمد والطبراني في الكبير ورجال الطبراني رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣/٤١٩

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن......رقم:١٨٩٧

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا وآخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (لِاَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٢٤٢/٤

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهٗ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن،......رقم:١٨٩٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّـذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُالْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ، لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَایَقْرَاُالْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ، لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَ طَعْمُھَا مُرٌّ۔ رواہ مسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن،......رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ: اِندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَاَحَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ، وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّ حَرْفٌ وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ۔

رواہ الترمذی، و قال: ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا،......رقم ۲۹۱۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓمّ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاقْرَءُوْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ

رِيْحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ۔

رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ۲۸۷٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سوجاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليسأل الله به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ، فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

﴿70﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ، وَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْیِ، وَقَارِئٌ یَقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ عَلَیْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَکَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّہٗ کَانَ قَارِئٌ لَنَا یَقْرَأُ عَلَیْنَا فَکُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا، ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ. قَالَ: فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَرَفَ مِنْھُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَبْشِرُوْا یَامَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ، وَذٰلِکَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ٣٦٦٦

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہوگئے۔ آپؐ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

اللهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، اِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَاِ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَاِ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَاِ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا، خَشِيْتُ اَنْ تَطَاَهُ، فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ.

رواه مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ١٨٥٩

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہوگیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحییٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔ (بذل المجہود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْكُوا، فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابن ماجه، باب في حسن الصوت بالقرآن،......رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَااَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ۔

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸٤۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ رواه الحاكم ۱/۵۷۵

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی آواز سے قرآن شریف کو مزیّن کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حُسن کو بڑھا دیتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿74﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَ الْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب من قرء القرآن فليسال الله به، رقم: ٢٩١٩

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کریم آواز سے پڑھنے والے کا ثواب علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والے کا ثواب چھپ کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث شریف سے آہستہ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ریا کا شبہ ہو، اگر ریا کا شبہ نہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کا اندیشہ بھی نہ ہو تو دوسری روایات کی وجہ سے بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کہ یہ دوسروں کے لئے ترغیب کا ذریعہ بنے گا۔ (شرح الطیبی)

﴿75﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَبِيْ مُوْسٰى: لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَ اَنَا اَسْتَمِعُ قِرَائَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ.

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ١٨٥٢

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے گذشتہ رات دیکھ لیتے جب میں تمہارا قرآن توجہ سے سن رہا تھا (تو یقیناً خوش ہوتے) تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَاْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه من القرآن،......رقم: ٢٩١٤

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآنِ کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ.

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذى يتتعتع فيه، رقم ١٨٦٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہوسکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اِقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذى و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذى ليس فى جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ٢٩١٥

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

اس کو جوڑا عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ پھر درخواست کرے گا اے میرے رب! اور پہنائیے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جائیے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور (اُس کے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔ (ترمذی)

﴿79﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقٰى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ، فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ اَظْمَاْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَ اَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَ اِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَتِهِ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اِقْرَاْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَ غُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَادَامَ يَقْرَاُ هَذًّا كَانَ اَوْ تَرْتِيْلًا۔ رواہ احمد، الفتح الربانی ۱۸/۶۹

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جس وقت قرآن والا اپنی قبر سے نکلے گا تو قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا جیسے کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلا ہوا آدمی ہو اور صاحبِ قرآن سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن دوبارہ پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرمی کی دوپہر میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا (یعنی قرآن کے حکم پر عمل کی وجہ سے تم نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قرآن کی تلاوت کی) ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور آج تم اپنی تجارت سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والے ہو۔ اس کے بعد صاحبِ قرآن کو دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائدہ : قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنا لیا تھا۔ (انجاح الحاجۃ)

﴿80﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : اَھْلُ الْقُرْآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ.

رواہ الحاکم، وقال الذھبی: روی من ثلاثۃ اوجہ عن انس ھذا اجودھا ۱/۵۵۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔
(مستدرک حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ان الذی لیس فی جوفہ شئی......رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق وآبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق وآبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ

يَقْرَءُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلاَّ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ.

رواه ابوداؤد، باب التشديد فيمن حفظ القرآن..... رقم: ١٤٧٤

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس حال میں آئے گا کہ کوڑھ کے مرض کی وجہ سے اس کے اعضاء جھڑے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ : قرآن کو بھلا دینے کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ زبانی نہ پڑھ سکے۔ تیسرا یہ ہے کہ اس کی تلاوت میں غفلت کرے۔ چوتھا یہ ہے کہ قرآنی احکامات کو جاننے کے بعد اس پر عمل نہ کرے۔

(بذل المجهود، شرح سنن ابی داؤد للعینی)

﴿83﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ.

رواه ابوداؤد، باب تحزيب القرآن، رقم: ١٣٩٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو تین دن سے کم میں ختم کرنے والا اسے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (ابوداؤد)

فائدہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عوام کے لئے ہے، چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تین دن سے کم میں ختم کرنا بھی ثابت ہے۔ (شرح الطیبی)

﴿84﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَرَاَ ثَلاثَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل سورة الكهف، رقم: ٢٨٨٦

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔ (ترمذی)

﴿85﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ.

رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم: ١٨٨٣

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ.

رواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم:٩٤٨ قال المحقق:هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔

(عمل الیوم واللیلۃ)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلٰى ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَ اِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسير لابن كثير عن المختارة للحافظ الضياء المقدسي ٣/٧٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَأُ فِيْ بَيْتٍ وَ فِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد، الترغيب ٢/٣٧٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

ﷺ، قَالَ:اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ، قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَ عِیَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّهُ سَیَعُوْدُ" فَرَصَدْتُهُ، فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ، لَا اَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :یَا اَبَاهُرَیْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ؟ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَ عِیَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ و سَیَعُوْدُ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ :لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ، قَالَ : دَعْنِیْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَاهُنَّ؟ قَالَ : اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ آیَةَ الْكُرْسِیِّ " اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (البقرة: ۲۵۵) حَتّٰی تَخْتِمَ الْآیَةَ، فَاِنَّكَ لَنْ یَزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ، فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَعَمَ اَنَّهُ یُعَلِّمُنِیْ كَلِمَاتٍ یَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ، قَالَ: مَا هِیَ؟ قُلْتُ:قَالَ لِیْ : اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ آیَةَ الْكُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْآیَةَ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" وَقَالَ لِیْ: لَنْ یَزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ، وَ كَانُوا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَیْطَانٌ۔ رواہ البخاری، باب اذا وکل رجلا فترك الوکیل شیئا......رقم:۲۳۱۱ وفی روایة الترمذی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقْرَاْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ وَلَا غَیْرُهُ۔ رقم : ۲۸۸۰

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا۔ ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل و عیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرورتمند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کردیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابوہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کررہے تھے؟ میں نے کہا نہیں! آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اس طرح مکروفریب سے صدقات کے مال میں کمی کرنے آیا تھا)۔ (بخاری)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا۔ (ترمذی)

﴿90﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" قَالَ: فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَ قَالَ: وَاللهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ. رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسی، رقم: ١٨٨٥ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ لَهَا لِسَانًا وَ شَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

قُلْتُ: هُوَفي الصحيح باختصار. رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٩/٧

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! (یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور ان کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (آیت الکرسی) آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (گویا اس جواب پر شاباشی دی) اور ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! تجھے علم مبارک ہو۔ (مسلم)

ایک روایت میں آیت الکرسی کے بارے میں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿91﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَ

اِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرِةِ ، وَ فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی سورة البقرة وآية الكرسی، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح ، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

قَرَأَ عَشَرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

(الحديث) رواه الطبراني في الكبير والاوسط وفيه اسماعيل بن عياش ولكنه من روايته عن الشاميين وهي مقبولة، مجمع الزوائد ٥٤٧/٢

حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لئے ایک قنطار لکھا جاتا ہے اور قنطار دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿95﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشَرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ٥٥٥/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (مستدرک حاکم)

﴿96﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ. (وهو بعض الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٣٠٨/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔

(مستدرک حاکم)

﴿97﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ، حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ، وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ. (الحديث)

رواه مسلم، باب من فضائل الاشعريين رضي الله عنهم، رقم: ٦٤٠٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اَشعر قوم

کے رُفقاءِ سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَهِيَ اَفْضَلُ۔

رواه الترمذي، باب ماجاء في كراهية النوم قبل الوتر، رقم: ٤٥٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اُٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصّے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔

رواه الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٠٧

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ۔

رواه احمد ٤/١٠٧

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلے میں قرآن کریم کے شروع کی سات سورتیں اور زبور کے بدلے میں ''مئین'' یعنی اس کے بعد کی گیارہ سورتیں اور انجیل کے بدلے میں ''مثانی'' یعنی اس کے بعد کی بیس سورتیں ملی ہیں اور اس کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ''مُفَصَّل'' مجھے خاص طور پر دی گئی ہیں۔

(مسند احمد)

﴿101﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ۔ رواہ مسلم، باب فضل الفاتحة......رقم:۱۸۷۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑ کا سنائی دیا۔ انہوں نے سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا ہے، یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس فرشتے نے حاضر خدمت ہوکر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دو نور دیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے تھے۔ ایک سورہ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات۔ آپ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔

فائدہ: یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا، اور اگر دعا کا جملہ ہے تو دعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواہ الدارمی ۲/۵۳۸

حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی)

﴿103﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِی السَّمَاءِ: آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رواه البخاری، باب فضل التامین، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

رواه مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة فی بیته......، رقم: ۱۸۲٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَءُوْا الزَّهْرَاوَیْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِیَةُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔ رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷٤

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لینے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ معاویہ بن سلامؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔
(مسلم)

﴿106﴾ عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذُرْوَتُهُ، نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا، وَ اسْتُخْرِجَتْ " اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ " يٰسٓ " قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَاُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ وَاقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ.

رواه احمد ٥/٢٦

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اونچا حصہ سورہ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا یعنی اس میں شامل کرلیا گیا۔ اور سورہ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ لہذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تا کہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ (مسند احمد)

فائدہ: حدیث شریف میں سورہ بقرہ کو قرآن کریم کی چوٹی غالباً اس وجہ سے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور عقائد اور شریعت کے احکام کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے اتنا اور اس طرح قرآن کریم کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

﴿107﴾ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ.

(الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجّال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الٓمّٓ سَجْدَہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ غُفِرَ لَهٗ۔ رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ٦/٣١٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یٰسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٤٩١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

(رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورہ "تَبَارَكَ الَّذِیْ" ہے۔ (ترمذی)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَائَهُ عَلٰی قَبْرٍ وَ هُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ، فَاِذَا فِيْهِ قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِيْ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِیْ پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم ﷺ سے آ کر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِیْ آخر تک پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يُؤْتَی الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ رِجْلَاهُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰی مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقُوْمُ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ صَدْرِهٖ اَوْ قَالَ بَطْنِهٖ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰی مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰی رَاْسَهُ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰی مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَاَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْنَبَ۔ رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه ووافقه الذهبی ۴۹۸/۲

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر پیروں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ مُلک پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے میری طرف سے تیرے لئے

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مستدرک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: " اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ " اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ".

رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة "إذالشمس كورت"۔ رقم:٣٣٣٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا مؤثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد میں توحید کا بیان نہایت عمدہ طریقے پر کیا گیا ہے۔ سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر اس طور پر ہے کہ اگر قرآن کریم میں توحید، نبوت، احکام، واقعات یہ چار مضمون سمجھے جائیں تو اس سورت میں توحید کا بہت اعلیٰ بیان ہے۔

بعض علماء کے نزدیک ان سورتوں کے آدھے، تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت پر آدھے تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کے برابر اجر ملے گا۔ (مظاہر حق)

﴿116﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ! قَالَ: اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

رواه الحاكم وقال: رواة هذا الحديث كلهم ثقات و عقبة هذا غير مشهور ووافقه الذهبي ١/٥٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ قرآن شریف کی ایک ہزار آیتیں پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے، ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ لیا کرے (کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے)۔ (مستدرک حاکم)

﴿117﴾ عَنْ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: اِقْرَاْ "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. رواه ابوداؤد، باب مايقول عند النوم، رقم ٥٠٥٥

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْن پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کیے ہوئے سو جایا کرو کیونکہ اس سورت میں شرک سے براءت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿118﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ: هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلاَنُ؟ قَالَ: لاَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلاَ عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ، قَالَ : اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کرسکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کرلو شادی کرلو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوذی)

﴿119﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَجَبَتْ، فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَى الرَّجُلِ فَاُبَشِّرُهُ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ يَفُوْتَنِي الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَآثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواه امام مالك في الموطأ مالك ماجاء في قراءة قُل هو الله احد، ص ١٩٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

ﷺ کے ساتھ دوپہر کا کھانا نہ چھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپ ؐ کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر ان صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکے تھے۔ (مالک)

﴿120﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا: وَکَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ قل ھو اللّٰہ احد، رقم: ۱۸۸۶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿121﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَءَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" حَتّٰی یَخْتِمَھَا عَشَرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اِذًا اَسْتَکْثِرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَ اَطْیَبُ. رواہ احمد ۳/۴۳۷

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿122﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِہٖ فَیَخْتِمُ بِ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ؟ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ: لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِھَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ......رقم: ۷۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم:٥٠٥٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ،اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ، پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے ، پھر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے ، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح رقم: ٥٠٨٢

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح وشام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

الْفَلَق، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ سورتیں ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے تمہاری حفاظت کریں گی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک ارشاد نبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ کم از کم یہ تین سورتیں صبح وشام پڑھ لیا کریں یہی ان شاءاللہ کافی ہوں گی۔ (شرح الطیبی)

﴿125﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ! اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللهِ، وَلَا اَبْلَغَ عِنْدَهُ، مِنْ اَنْ تَقْرَاَ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فِيْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ. رواه ابن حبان (واسناده قوى) ٥/١٥٠

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورۂ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے۔ لہذا جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو نماز میں پڑھنا مت چھوڑو۔ (ابن حبان)

﴿126﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ! "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ".

رواه مسلم، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ١٨٩١

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل کی گئیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان جیسی آیات دیکھنے میں نہیں آئیں۔ وہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ہیں۔ (مسلم)

﴿127﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ.

رواه ابو داؤد، باب في المعوذتين، رقم: ١٤٦٣

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحفة اور اَبواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔ (بذل المجهود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ۔ (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ١٨٧٦

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ ﴾ [البقرة: ١٥٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴾ [المزمل: ٨]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجئے اور ہر طرف سے لاتعلق ہو کر ان ہی کی طرف متوجہ رہیے۔ (مزمل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ٢٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خوب سمجھ لو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا ہے۔ (رعد)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت: ٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ﴾
[آلِ عمران: ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عقلمند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔ (آلِ عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَاذْکُرُوا اللہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا﴾ [البقرۃ: ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پڑھکر یا تسبیح کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ﴾ [یونس: ۶۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○ الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ○ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾ [الشعراء: ۲۱۷۔۲۲۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ، اس زبردست رحم کرنے والے

پر بھروسہ رکھیئے جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازیوں میں ہوتے ہیں۔ بیشک وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ﴾ [الحديد: ٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو۔ (حدید)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾

[الزخرف: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (زخرف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ○ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾

[الصافات: ١٤٣، ١٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بھی اور مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے بھی، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مچھلی کی غذا بن جاتے۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تھی)۔ (صافّات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ [الروم: ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾

[الاحزاب: ٤١، ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح

بیان کیا کرو۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ [الاحزاب : ٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (احزاب:٥٦)

(یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اس خاص رحمت کے بھیجنے کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دعا کیا کرو اور آپ پر کثرت سے سلام بھیجا کرو)۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ قف وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ﴾ [ال عمران: ١٣٥، ١٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تقوے والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگ جب کھلّم کھلاّ کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بری حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وعذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی جانب سے بخشش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:٣٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے

والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں۔ (انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النحل: ۱۱۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: پھر بیشک آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد وہ توبہ کرلیں اور اپنے اعمال درست کرلیں تو بیشک آپ کا رب اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [النمل: ٤٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ۳۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم بھلائی پاؤ۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [التحریم: ۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرو (کہ دل میں اس گناہ کا خیال بھی نہ رہے)۔ (تحریم)

احادیثِ نبویہ

﴿129﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قِيْلَ: وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ:

وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔

رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط و رجالهما رجال الصحیح،مجمع الزوائد ١٠/٧١

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جہاد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں مگر یہ کہ کوئی ایسی بہادری سے جہاد کرے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے پھر تو یہ عمل بھی ذکر کی طرح عذاب سے بچانے والا ہوسکتا ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿130﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالٰی و یحذّرکم اللّٰه نفسه ٧٤٠٥ طبع دارابن کثیر بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالحہ کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

﴿131﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اَنَا

مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ھُوَ ذَکَرَ نِیْ وَ تَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ۔ رواہ ابن ماجہ، باب فضل الذکر، رقم: ۳۷۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿132﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ، قَالَ : لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔ (ترمذی)

﴿133﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: آخِرُ کَلِمَۃٍ فَارَقْتُ عَلَیْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! قَالَ: اَنْ تَمُوْتَ وَ لِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم:۲، وقال المحقق: اخرجہ البزار کما فی کشف الاستار ولفظہ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَفْضَلِ الْاَعْمَالِ وَ اَقْرَبِھَا اِلَی اللّٰہِ...... الحدیث و حسن الھیثمی اسنادہ فی مجمع الزوائد ۷٤/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آخری گفتگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے وقت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قُرب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو (اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ : جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس موقع پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔

﴿134﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ، وَ خَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَ یَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ رواہ الترمذی، باب منہ کتاب الدعوات، الرقم: ۳۳۷۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ: قَلْبًا شَاکِرًا، وَ لِسَانًا ذَاکِرًا، وَ بَدَنًا عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَ زَوْجَۃً لَا تَبْغِیْہِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِھَا وَ لَا مَالِہٖ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجال الاوسط رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۵۰۲/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿136﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اِلَّا لِلّٰہِ مَنٌّ یَمُنُّ بِہٖ عَلٰی عِبَادِہٖ وَ صَدَقَۃٌ، وَ مَا مَنَّ اللّٰہُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ یُلْھِمَہٗ ذِکْرَہٗ۔ (وھو جزء من الحدیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر، و فیہ: موسیٰ بن یعقوب الزمعی، وثقہ ابن معین وا بن حبان، و ضعفہ ابن المدینی وغیرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۴۹۴/۲

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿137﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَاتَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ، وَفِيْ طُرُقِكُمْ، وَلٰكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

رواه مسلم، باب فضل دوام الذكر،...... رقم: ٦٩٦٦

حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں لیکن حنظلہ بات یہ ہے کہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا۔

رواه الطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الايمان و هو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٤٦٨

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔ (طبرانی، بیہقی، جامع صغیر)

﴿139﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَدُّوْا حَقَّ الْمَجَالِسِ: اُذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا۔ (الحديث) رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ١/٥٣

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلسوں کا حق ادا کیا کرو (اس میں سے ایک یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر ان میں کثرت سے

کرو۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿140﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهٖ بِاللهِ وَ ذِكْرِهٖ إِلَّا رَدِفَهٗ مَلَكٌ، وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَ نَحْوِهٖ إِلَّا رَدِفَهٗ شَيْطَانٌ۔

رواه الطبراني و اسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/١٨٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتا ہے تو فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جو شخص بیہودہ اشعار یا کسی اور بیکار کام میں لگا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿141﴾ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ (رواه البخاري، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٧ وفي رواية لمسلم: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ۔ باب استحباب صلاة النافلة في بيته......، رقم: ١٨٢٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے۔ (بخاری، مسلم)

﴿142﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهٗ فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ذِكْرًا قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ وَ الْحَجَّ وَ الصَّدَقَةَ كُلُّ ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ذِكْرًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا أَبَا حَفْصٍ! ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَجَلْ۔ رواه احمد ٣/٤٣٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوحفص! ذکر کرنے والے ساری خیر وبھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: ابوحفص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

﴿143﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا: وَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰهِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِفَافًا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب سبق المفردون......،رقم:٣٥٩٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُفَرِّد لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مُفَرِّد لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مر مٹنے والے، ذکر ان کے بوجھوں کو ہلکا کردیگا، چنانچہ وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ (ترمذی)

﴿144﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ یُقَسِّمُهَا، وَ آخَرُ یَذْکُرُ اللّٰهَ کَانَ ذِکْرُ اللّٰهِ اَفْضَلَ.

رواه الطبراني في الاوسط و رجاله وثقوا، مجمع الزوائد ١٠/٧٢

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿145﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ اللّٰهِ

فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ۔ رواه الطبرانی فی الصغیر و هو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۵۷۹/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿146﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰی۔

رواه ابو يعلى و اسناده حسن ، مجمع الزَّوَائد ۸۰/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿147﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔ رواه ابوداؤد، باب فی الرجل یجلس متربعا، رقم: ۴۸۵۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چار زانو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔ (ابوداؤد)

﴿148﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ، وَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔ رواه ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب نکلنے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، اسی طرح میں عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ عربوں میں افضل اور شریف ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿149﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ، فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، قَالَ: فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ، وَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: یُسَبِّحُوْنَكَ وَ یُكَبِّرُوْنَكَ، وَیَحْمَدُوْنَكَ، وَ یُمَجِّدُوْنَكَ فَیَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا،وَ اللهِ مَا رَاَوْكَ، قَالَ فَیَقُوْلُ: كَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْدًا، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِیْحًا، قَالَ یَقُوْلُ: فَمَا یَسْاَلُوْنِّیْ؟ قَالَ: یَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ یَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ یَارَبِّ مَارَاَوْهَا، قَالَ فَیَقُوْلُ: فَكَیْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ یَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا، قَالَ یَقُوْلُ: فَكَیْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَیَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِیْهِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ.

رواہ البخاری، باب فضل ذکر اللہ عزّوجل، رقم:٦٤٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پا لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: وہ آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض

کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

﴿150﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِنَ الْمَلَائِکَةِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ، فَاِذَا اَتَوا عَلَیْهِمْ وَ حَفُّوْا بِهِمْ، ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی، فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ آلَاءَکَ، وَ یَتْلُوْنَ کِتَابَکَ، وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَ یَسْاَلُوْنَکَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْیَاهُم، فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ، فَیَقُوْلُوْنَ: یَا رَبِّ، اِنَّ فِیْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ اِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اِعْتِنَاقًا، فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ، فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ۔

رواه البزار من طریق زائدة بن ابی الرقاد، عن زیاد النمیری، و کلاهما وثق علی ضعفه، فعاد هذا اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۷۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے

پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے اور ان کو گھیر لیتی ہے تو اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے۔ وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے: ہمارے رب! ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن، ایمان، اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں، آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت اور دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿151﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهُ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، فَقَدْ بُدِلَتْ سَيِّاٰتُكُمْ حَسَنَاتٍ۔

رواہ احمد وابو یعلی والبزار والطبرانی فی الاوسط، وفیہ: میمون المرئی، وثقہ جماعۃ، وفیہ ضعف، وبقیۃ رجال احمد رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱/۷۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں، اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ۔ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابو یعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿152﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ۔

رواہ مسلم، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن......، رقم: ٦٨٥٥

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو

فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکینہ ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (مسلم)

﴿153﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ اَقْوَامًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ وُجُوْھِھِمُ النُّوْرُ عَلٰی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، یَغْبِطُھُمُ النَّاسُ، لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ وَ لَاشُھَدَاءَ قَالَ: فَجَثَا اَعْرَابِیٌّ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! حَلِّھِمْ لَنَا نَعْرِفُھُمْ، قَالَ: ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی وَ بِلَادٍ شَتّٰی یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یَذْکُرُوْنَہٗ۔

رواہ الطبرانی واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۷۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿154﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ۔وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ۔رِجَالٌ لَیْسُوا بِاَنْبِیَاءَ،وَلَا شُھَدَاءَ، یَغْشَی بَیَاضُ وُجُوھِھِمْ نَظَرَ النَّاظِرِیْنَ، یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ بِمَقْعَدِھِمْ، وَقُرْبِھِمْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ ھُمْ؟ قَالَ: ھُمْ جُمَّاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ، فَیَنْتَقُوْنَ اَطَایِبَ الْکَلَامِ، کَمَا یَنْتَقِیْ آکِلُ التَّمْرِ اَطَایِبَہٗ۔

رواہ الطبرانی و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱۰/۷۸

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے داہنی طرف۔ اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید، ان کے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی